یااللہ جل جلالہ　　یارسول اللہ ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موت العالم موت العالم

واجب الوجود نے ممکنات کی دنیا اپنی معرفت کیلئے تخلیق فرمائی ہے حدیث قدسی میں ہے کہ

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف۔[1]

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس مجھے محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں تو مخلوق کو پیدا کیا۔

اب انہی ممکنات کا وجود شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وجود نہیں بلکہ ظل الوجود ہے وہ ممکن کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔**الممکنات ماتحت رائحۃ الوجود۔** یعنی ممکنات وہ ہیں جنہیں وجود کی صرف بو لگی ہو۔ دیگر علماء فرماتے ہیں کہ ممکن مستاوی الطرفین ہوا کرتا ہے یعنی اس کا وجود اور عدم یکساں ہے جب کہ واجب الوجود کا وجود ضروری عدم محال اور شریک الباری کا عدم ضروری اور وجود ممتنع ہے۔ انہی ممکنات میں زمین و آسمان اور اس میں موجود سب کچھ شامل ہے لیکن ان کی انواع میں تفاوت ہے اور پھر انواع کے تحت افراد میں فرق ہے۔ نوع کے اعتبار سے انسان کو مقام ارفع واعلیٰ عطا کیا گیا ہے اور اسے **خلیفۃ اللہ فی الارض** کہا گیا ہے فرمایا: **وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ﴿البقرۃ ۳۰﴾** سو اس کو مکرم واشرف بنادیا گیا بنسبت دیگر مخلوقات کے پھر اس نوع کے افراد میں فرق کا ہونا ایک لازمی اور منطقی امر ہے۔

نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد　　خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

انہی افراد میں سے بعض افراد اپنی ذات کے اعتبار سے کئی سارے کمالات وصفات کے حامل ہوتے ہیں جن کا وجود رحمت اور عدم باعث نقصان عظیم ہوتا ہے۔ انہی باکمال افراد میں سے ایک تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ امیر المجاہدین، شیخ الانس والجان، مولانا مفتی خادم حسین رضوی صاحب نوراللہ مرقدہ تھے۔ ایسے علماء کے بارے میں سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ **الحکایات عن العلماء ومحاسنھم احب الی من کثیر من الفقہ۔** علماء راسخین کے واقعات اور ان کے محاسن وفضائل اور صفات حمیدہ کے قصے مجھے فقہ کے بے شمار مسائل سے زیادہ محبوب ومرغوب ہیں یہ اس لیے کہ خاصان خدا کے پاکیزہ تذکرے آداب وکمالات کے موتیوں سے مرصع ومزین ہوتے ہیں اور ان نورانی چہروں کی روشن ودرخشندہ حکایات کے پڑھنے اور سننے سے مادیات کی تاریکیوں میں مستغرق پریشان دل مادہ پرستی کی کدورتوں سے پاک وصاف ہوکر ایمانی بشاشت وطمانیت اور استقامت علی الشریعۃ کے انوار وتجلیات سے منور ہو جاتے ہیں۔

---

[1](تفسیرروح البیان ج۶ ص ۶۱ تحت الآیۃ سورۃ الحج ۶۲ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان ۔جواھرالبحارفی فضائل النبی المختار ﷺ ج۴ ص ۲۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان،المقاصدالحسنۃ باب الکاف ص ۳۷۷ رقم الحدیث ۸۳۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان،مثنوی شریف دفتراول ص۷ ودفترچہارم ص ۱۱۱ شرح بحرالعلوم لمثنوی الرومی ص ۶۱۸ ودفترپنجم ص ۱۳۲ ودفترششم ص ۴۷ وص ۸۸،عیدمیلادالنبی ﷺ کابنیادی مقدمہ ص ۴)

احب الصالحین ولست منهم　　لعل اللہ یرزقنی صلاحا

مشہور محدث زمانہ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

عندذکر الصالحین تنزل الرحمۃ۔[2]

صلحاء امت کے تذکرے کے دوران رحمتیں برستی ہیں۔

فرمان نبوی ﷺ ہے۔

ھم القوم لایشقی لھم جلیس۔[3]

یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشین محروم وبدبخت نہیں رہتا۔

رحمۃ للعلمین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

خیارکم الذین اذا رأوا ذکر اللہ۔[4]

تم میں سے پسندیدہ وہی ہیں جن کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آجائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے

"لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ حَقَّ صَرِيحِ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ لِلَّهِ، وَيُبْغِضَ لِلَّهِ، فَإِذَا أَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوَلَاءَ مِنَ اللهِ، وَإِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْ عِبَادِي، وَأَحِبَّائِي مِنْ خَلْقِي الَّذِينَ يُذْكَرُونَ بِذِكْرِي، وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ"[5]

یعنی ایک بندہ تب کامل مومن بن سکتا ہے جب وہ مخلوق خدا کے ساتھ محبت صرف رضائے مولا کی ہی خاطر کرے سو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی مودت والفت کے مستحق ہیں ،(آگے فرمایا) مجھے اپنے بندوں میں سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں جو میری یاد سے یاد آجاتے ہیں اوران کی یاد سے میری یاد تازہ ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ وہی ہیں جن کی مجالس میں بیٹھ کر خوف خدا، یادآخرت، ایمان اوراعمال صالحہ کی طرف رغبت پیدا ہو اور جن کے ساتھ بیٹھنے سے فسق وفجوراوریادالہیٰ سے غفلت اوروہابیت اوربدمذہبیت کی طرف میلان ہووہ اولیاءالشیطان ہیں، اولیاءالرحمٰن نہیں ہیں۔

کار شیطان مے کند نامش ولی　　گر ولی ایں است لعنت بر ولی

---

[2](اخرجه ابونعیم فی حلیة الاولیاءج۷ص۲۸۵،واحمدبن حنبل فی الورع ج ۱ ص۷۶،وابن ابی عاصم فی الزهدج ۱ ص۳۲۶،واللالکائی فی کرامات الاولیاءج ۱ ص۹۶الرقم ۴۵،والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد ج۳ص ۲۴۹،والذهبی فی السیر اعلام النبلاءج ۱۴ ص ۶۴،والسیوطی فی تدریب الراوی ج۲ص ۱۴۱)

[3] (اخرجه ترمذی فی السنن کتاب الدعوات)

[4](اخرجه ابن ماجه فی السنن ،کتاب الزهد،باب من لایوبه له،ج۲ص۱۳۷۹الرقم ۴۱۱۹،واحمدبن حنبل فی المسندج۶ص۴۵۹الرقم ۲۷۶۴۰والبخاری فی الادب المفردج ۱ ص ۱۱۹الرقم۳۲۳والطبرانی فی المعجم الکبیرج۲۴ص۱۶۷الرقم۴۲۳)

[5] (مسنداحمدج۳ص۴۳۰)

بحمد اللہ تعالیٰ !مسلک اعلیٰ حضرت سے وابستہ اکابر علماءومشائخ درحقیقت سلف صالحین اورائمہ مجتہدین کے صحیح جانشین ہیں ان خدارسیدہ بزرگوں کی تاریخ پڑھنے سے دلوں میں ایمانی قوت بڑھتی ہے اور نیک اعمال کی طرف قلوب متوجہ ہوتے ہیں۔

تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ امیر المجاہدین شیخ العرب والعجم مفتی خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بروز شب جمعہ المبارک 19 نومبر 2020ء کو پاکستان بھر کے نیٹ ورک نے ایک ایسا پیغام شائع اور نشر کیا جس کو دیکھنے اور پڑھنے سے ان لوگوں کی حالت دگرگوں ہوئی جو اپنے سینے میں عشقِ مصطفی ﷺ وعاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی عقیدت کو سموئے ہوئے ہیں۔وہ خبر کیا تھی؟وہ یہ خبر تھی کہ دنیائے سنیت کی عظیم شخصیت اور عاشق رسول ﷺ امام احمد رضاخان افغانی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی و روحانی چشم وچراغ، ہزاروں نہیں بلکہ چاردانگ دنیا کے لاکھوں کروڑوں دلوں کی دھڑکن اور پیشوا، طالبانِ علمِ شریعت وطریقت کے مربی، ساقیٔ علوم حقیقت ومعرفت، دریائے عشقِ رسول ﷺ کے شناور، محقق ومدقق ِ زمان، گستاخانِ رسول ﷺ واہل باطل کے لئے شمشیر بے نیام، جامع العلوم الرضویۃ، استاذ العلماءوالمشائخ، تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ حضرت امیر المجاہدین علامہ مولانا مفتی خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دارِ فانی سے پردہ فرماگئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)جعل اللہ قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ وآخرتہ خیرا من الاولیٰ۔(آمین)

اللہ رب العزت امیر المجاہدین کو جنت الفردوس اور متعلقین کو صبر جمیل عطافرمائے۔اللہ تعالیٰ امیر المجاہدین رحمہ اللہ تعالیٰ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اوراعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطافرمائے۔خطاؤں سے درگزر فرماکر درجات بلند کردے۔(آمین) اس میں کسی کا بس نہیں یہ قدرت کا نظام ہے اس کے مطابق آگے پیچھے سب جارہے ہیں اور جو آیا ہے وہ جانے کیلئے ہی آیا ہے۔

نزلنا ھھنا ثم ارتحلنا　　کذا الدنیا نزول وارتحال

تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ حضرت امیر المجاہدین علامہ مولانا مفتی خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کا مشن ناموسِ رسالت ﷺ کا تحفظ تھااور جو لوگ حضور ﷺ کی عزت وآبرو پر بکواس کرتے ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچانا تھا۔

قبل اس کے کہ ناچیز موصوف علیہ الرحمۃ کی زندگی اور ان کے علمی و فکری، انفرادی شانِ والاشان کے بارے میں کچھ ہدیہ ناظرین کرے، کچھ فضائلِ علم وعلماء ہدیہ قارئین کرتا ہے۔

امام دارمی شان علمائے کرام کے بارے میں روایت فرماتے ہیں۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: مَوْتُ الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلَامِ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔[6]

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اکابرین فرمایاکرتے تھے کہ عالم کی موت اسلام میں ایک ایسی دراڑ ہے جس کو قیامت تک کوئی چیز بند نہیں کرسکتی۔

حضوراکرم امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ

---

[6] (مسند الدارمي المعروف بـ(سنن الدارمي) ج ۱ ص ۳۵۱ باب في فضل العلم والعالم دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)

وقال صلی اللہ علیہ وسلم لموت قبیلۃ أیسر من موت عالم۔[7]

ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان تر ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ قبیلے اور بستیاں بسانے کیلئے کوئی تگ ودو نہیں کرنا پڑتی لیکن ایک عالم بننے یا بنانے کیلئے بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے　　بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

وقال عمر رضي اللہ عنہ موت ألف عابد قائم اللیل صائم النھار أھون من موت عالم بصیر بحلال اللہ وحرامہ۔[8]

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک ہے کہ **قائم اللیل صائم النھار** عابد کی موت، حلال وحرام کے احکامات جاننے والے عالم کی موت سے بہت آسان ہے۔

قرآن مجید نے ایمان باللہ اور تقویٰ کو ولایت کا معیار بتایا ہے اور جاہلوں نے جادۂ شریعت سے ہٹ کر احکام الٰہی کی مٹی پلید کرنے کو ولایت کا نام دیا ہے حالانکہ عقائد کی کتابوں میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ

لو رأیت شخصاً یطیر فی الھواء ویمشی علی المآء ویاکل النار ویترک سنۃ من سنن رسول اللہ ﷺ فھو لیس بولی بل ھو ساحر کذاب۔

اگر تو ایک ایسے شخص کو دیکھے جو ہوا میں اڑتا ہے اور پانی پر چلتا ہے اور آگ کھاتا ہے لیکن اس کے ساتھ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے کسی ایک سنت کو چھوڑتا ہے تو وہ ولی نہیں بلکہ جادوگر اور پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مسلمانوں میں ایک ایسا فرقہ جنم لے رہا ہے جن کا نعرہ یہ ہے۔

نحن وصلنا فلا حاجۃ لنا الی الصلوۃ والصیام۔

ہم پہنچے ہوئے ہیں لہٰذا ہمیں نماز روزے کی ضرورت نہیں۔

حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ انور مارے غصے کے انار کی طرح سرخ ہو گیا اور سراپائے جلال بن کر فرمایا **صدقوا فی الاصول لکن الی سقر۔** یہ بے دین لوگ اصول کی بات تو ٹھیک کرتے ہیں لیکن وہ خدا تک پہنچے ہیں نہ جنت میں بلکہ جہنم میں پہنچ گئے ہیں اور فرمایا۔ **واللہ لو عشت الف سنۃ ماترکت اورادی۔** خدا کی قسم اگر میں ہزار سال کی زندگی بھی پاؤں تو نماز روزہ چھوڑنا تو درکنار اپنے اوراد و وظائف کو بھی ترک نہ کرونگا۔

---

[7] (إحیاء علوم الدین، باب فضیلۃ العلم ج ۱ ص ۶ دار المعرفۃ-بیروت)

[8] (إحیاء علوم الدین، باب فضیلۃ التعلیم ج ۱ ص ۹ دار المعرفۃ-بیروت)

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔ (متفق علیہ)[9]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے سینوں میں سے علم کو نہیں نکالے گا لیکن علماء کو اٹھا کر علم اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے سو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

قال الحافظ ابن حجر -رحمه الله- في فتح الباري: "فدل هذا على أن ذهاب العلم يكون بذهاب العلماء". وقد ذكر المفسرون في قوله تعالى: {أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّا نَأْتِي الأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا} (الرعد: 41) • قال ابن عباس في رواية: خرابها بموت علمائها وفقهائها وأهل الخير منها. وكذا قال مجاهد: هو موت العلماء. جاء في مجمع الزوائد عن سعيد بن المسيب قال: شهدت جنازة زيد بن ثابت فلما دفن في قبره قال ابن عباس: "يا هؤلاء من سره أن يعلم كيف ذهاب العلم فهكذا ذهاب العلم.. أيم الله لقد ذهب اليوم علم كثير" رواه الطبراني. وجاء في كتاب "أخلاق العلماء" للآجري: قال كعب: عليكم بالعلم قبل أن يذهب، فإن ذهاب العلم موت أهله، موت العالم نجم طمس، موت العالم كسر لا يجبر، وثلمة لا تسد۔

قوله: ((لا يقبض العلم)). قال النووي: هذا الحديث يبين أن المراد بقبض العلم ليس هو محوه من صدور حفاظه، ولكن معناه أنه يموت حملته، ويتخذ الناس جهالاً يحكمون بجهالاتهم فيضلون ويضلون. [شرح النووي على مسلم 224/16]. قال ابن مسعود: عليكم بالعلم قبل أن يرفع، ورفعه هلاك العلماء، والذي نفسي بيده ليودن رجال قتلوا في سبيل الله أن يبعثهم الله علماء لما يرون من كرامتهم. [مفتاح دار السعادة 121/1]. يقول ابن مسعود: أتدرون كيف ينقص الإسلام؟ يكون في القبيلة عالمان، فيموت أحدهما فيذهب نصف العلم، ويموت الآخر فيذهب علمهم كله. وعنه رضي الله عنه أنه قال: (أتدرون كيف ينقص الإسلام؟ قالوا: كما ينقص الثوب، وكما ينقص سمن الدابة، وكما ينقص الدرهم. قال: إن ذلك لمنه. وأكبر من ذلك موت العلماء) [رواه الطبراني، وقال الهيثمي: رجاله موثوقون. مجمع الزوائد 202/1] قوله: ((اتخذ الناس رؤساء جهالاً)). قال عقبة بن عامر رضي الله عنه: (تعلموا قبل الظانين)، قال البخاري: يعني الذين يتكلمون بالظن [ذكره البخاري معلقاً في باب الفرائض]. قال النووي: معناه: تعلموا العلم من أهله المحققين الورعين قبل ذهابهم ومجيء قوم يتكلمون في العلم بمثل نفوسهم وظنونهم التي ليس لها مستند شرعي. [المجموع 42/1].

كان الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري في درسِه، وطلابُه من حوله، فورد إليه كتابٌ فيه نعيُ عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي، فنكس البخاري رأسه، ثم رفع واسترجع، ودموعه تسيل على خدّيه، ثم أنشأ يقول:

عَزَاءٌ فَمَا يَصْنَعُ الجَازِعُ ... وَدَمْعُ الأَسَى أَبَدًا ضَائِعُ

بَكَى النَّاسُ مِنْ قَبْلُ أَحْبَابَهُمْ ... فَهَلْ مِنْهُمُ أَحَدٌ رَاجِعُ

تَدَلَّى ابْنُ عِشْرِينَ فِي قَبْرِهِ ... وَتِسْعُونَ صَاحِبُهَا رَافِعُ

وَلِلْمَرْءِ لَوْ كَانَ يُنْجِي الْفِرَارُ ... فِي الْأَرْضِ مُضْطَرَبٌ وَاسِعُ

---

[9] (امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۵ھ)

يُسلِّمُ مُهْجَتَهُ سَامِحًا كَمَا مَدَّرَاحَتَهُ الْبَائِعُ
وَ كَيْفَ يُوَقِّي الْفَتَى مَايَخَافُ إِذَا كَانَ حَاصِدَهُ الزَّارِعُ

شیخ وہ ہونا چاہیئے جو شریعت سے واقف ہو یعنی عالم ہو اور علم تفسیر واحادیث وفقہ پر دسترس رکھتا ہو۔

کماقال الجنید رحمہ اللہ تعالیٰ لشبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یاشبلی اذا رأیت صوفیا ولم یکن بین یدیہ تفسیر وعلی یمینہ احادیث وعلی شمالہ کتب الفقہ تعلم انہ شیطان وماصدر منہ مکر واستدراج۔[10]

اقول سواء بالدرس أو بالمطالعۃ أو بالسماع من اکابر العلماء والاولیاء راجع روح المعانی سورۃ الجمعۃ۔

وفی تنبیہ المنکرین ومن لم یقدر علی ان یعلمہ الغیرہ فھو ناقص لأن العلم بمنزلۃ الطھارۃ للصلوۃ کمالاتصح الصلوۃ بدون الطھارۃ لایصح لارشاد بدون العلم ولھذا قال بعض الصوفیۃ من تزھد بغیر علم جن فی آخر عمرہ أو مات کافرا۔(ص ۲۳)

علماء ہی ابدال ہوتے ہیں اور کوئی جاہل شخص ابدال نہیں ہو سکتا سلف صالحین کا ارشاد ہے کہ ماتخذ اللہ من ولی جاہل ولو اتخذہ لعلمہ یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے کسی جاہل کو ولی نہیں بنایا اگر کسی کو بنایا ہے تو (پہلے) اسے علم دیا ہے۔[11]

ولاتکن من جھال الصوفیۃ فانھم لصوص الدین وقطاع الطریق علی المسلمین۔[12]

حضرت یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الابدال ھم اھل العلم۔ اہل علم ہی ابدال ہیں۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فمن ھم۔ اگر محدثین ابدال نہیں تو اور کون ہیں۔[13] یہاں پر علماء سے مراد اہل سنت وجماعت ہیں نہ کہ بدمذہب۔

حضرت خواجہ عبدالعزیز دباغ قدس سرہ کا ارشاد مبارک ہے کہ ان لایفتح علی العبد الا اذا کان علی عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ ولیس للہ ولی علی عقیدۃ غیر ھم ولو کان علیھا قبل الفتح لوجب علیہ ان یتوب بعد الفتح ویرجع الی عقیدۃ اھل السنۃ۔(الابریز)

یعنی کسی ایسے بندے کو جس کا عقیدہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ نہ ہو اسے ولایت نہیں مل سکتی اور کوئی بھی ولی ایسا نہیں جس کا عقیدہ اہل سنت وجماعت کے خلاف ہو ہاں اگر وہ شخص غیر عقیدۂ اہل سنت پر تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ولایت عطا کرنا چاہے۔ تو اس بندے پر توبہ کرنا اور اہل سنت کے عقائد پر عامل ہونا واجب ہو گا۔

درج بالا عبارات سے علم وعلماء کی فضیلت اور شان چمکتے سورج کی طرح ظاہر ہو گئی اب ناچیز عرض کرتا ہے کہ تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ امیر المجاہدین حضرت علامہ مولانا مفتی خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں میرے تاثرات یہ ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم ومعلومات کے بلند وبالا مقام پر فائز اور معقولات ومنقولات میں یگانۂ روزگار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قابل رشک حافظہ

---

[10] (ھدایۃ السالکین الی احسن الخالقین ص ۶ مصنفہ مولوی ضیاء الحق سواتی باز خیلہ)

[11] (المقاصد حسنہ ص ۴۲۶، تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۱۲)

[12] (تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۱۲)

[13] (المقاصد حسنہ ص ۲۸)

عطافرمایاتھاسارے علوم آپ کومستحضرفی الذھن تھے لیکن بایں ہمہ انہوں نے اپنی تمام ترصلاحیتیں علوم نبوی ﷺ کی خدمت واشاعت وتدریس وتعلیم کیلئے وقف کردی تھیں۔اورآں حضرت ﷺ کے اس فرمان مقدس کے مصداق قرارپائے۔

نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا کماقال النبی ﷺ۔

ان کے چشمۂ علم سے ہزارہاتشنگان علوم سیراب وفیضیاب ہوئے ہیں۔آج ان کے تلامذہ نہ صرف ہندوستان وپاکستان میں ہیں بلکہ اطراف واکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔یہ مرحوم کاایساصدقہ جاریہ ہے جوان کی روح کوہمیشہ پہنچتارہے گا۔اس سلسلے میں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ"

تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ حضرت امیر المجاہدین علامہ مولانا مفتی خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دینی خدمات عالم میں اس طرح تابناک ہیں جس طرح برصغیرپاک وہند وافغانستان وایران اوردیگر اسلامی ممالک میں امام العصر،مجدد وقت،مرشد العلماءوالمحققین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی مبارک علیہ رحمۃ الرحمٰن کی شان والاشان چمکتے دمکتے سورج کی طرح درخشندہ اورروشن ہے،حضرت مبارک قدس سرہ نے بھی اپنی ظاہری زندگی میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی افغانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح اپنی تمام ترصلاحیتیں اور علمی شان کوگستاخان رسول ﷺ کے تعاقب میں صرف کرکے ان کی بیخ کنی کی،حضرت مبارک قدس سرہ،اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کوایک ولی کامل،مجاہداعظم اور گستاخان رسول ﷺ کیلئے ایک شمشیر بے نیام دیکھتے تھےاوراپنے خطبات میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی اس غیرت ایمانی کاتذکرہ فرماکرخوشی کااظہار فرمایاکرتے تھے۔

حضرت مبارک قدس سرہ ماضی قریب کے وہ مرد مجاہداورسیف رحمانی تھے کہ انہوں نے بذات خوداوران کے فرزندان مبارکان اورخلفاءکرام مبارکان اوردیگرمتوسلین نے اپنی تمام ترصلاحیتیں عقائدحقہ اہلسنت والجماعت کی ترویج واشاعت اورسلسلہ نقشبندیہ اوردیگرسلاسل طریقت کی خدمات میں صرف کرکے رہتی دنیامیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کاایک عظیم نام چھوڑااورآپ مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنےمتوسلین کی ایسی روحانی تربیت فرمائی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کامریددنیاکےکسی بھی کونےاورخطے میں نظرآتاہےتوسنت مصطفیٰ ﷺکاایک نمونہ نظرآتاہےاوردیکھنےوالاحیرت سےانگشت بدنداں ہوکرسلسلہ عالیہ سیفیہ کی خدمات کوسراہتاہے۔(الحمدللہ علی ذلک)

آپ مبارک قدس سرہ نے پاکستان کے گستاخان رسول ﷺ کے خلاف عَلم جہادبلند فرمایااورتحریری اورتقریری اندازسےان کاردبلیغ فرمایااوراس سلسلے میں آپ مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوران کے خلفاءنےنہایت سخت اذیتیں اور تکلیفیں برداشت کیں اور بعض نے جام شہادت بھی نوش فرمایااوربالآخرسنت ہجرت پر عمل پیراہوکرپشاورسےلاہورتشریف لائے۔آپ مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نےکسی گستاخ رسول ﷺسے صلح نہیں کی اورنہ ان کی حمایت کی خواہ وہ ان کے رشتے دارہوں یاغیر۔

الغرض تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ امیر المجاہدین حضرت علامہ مفتی خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مبارک قدس سرہ کا مشن ایک ہی تھا۔ تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ امیر المجاہدین حضرت مفتی خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات سے علمی دنیامیں زبردست خلاپیدا ہوگیاہے کسی نے قیس کی موت پر کہا تھا کہ

وماکان قیس هلکه هلک واحد ولکنه بنیان قوم تهدما

قیس کی ہلاکت کسی فردواحد کی ہلاکت نہیں بلکہ وہ ایک قوم کی عمارت تھے جو منہدم ہوئی،ہم تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ حضرت امیر المجاہدین علامہ مولانا مفتی خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ذرا ترمیم کے ساتھ کہتے ہیں۔

وماکان شیخ موته موت واحد ولکنه بنیان علم تهدما

حضرت امیر المجاہدین (تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ حضرت علامہ مفتی خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی موت صرف ایک شخص کی موت نہیں بلکہ وہ علم کی ایک عظیم عمارت تھے جو منہدم ہوگئی۔

تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الامایرضی ربنا وانا بفراقک یا امیر المجاهدین لمحزنون تغمدک اللہ بنعمائه واسکنک فسیح جنانه۔ واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل۔

اللہ تعالیٰ تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ امیر المجاہدین حضرت علامہ مفتی خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مغفرت فرماکر درجات عالیہ نصیب فرمائے اور جسمانی اور روحانی اولاد کو صبر جمیل عطافرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کے مشن کو جاری وساری رکھے اور ان کی خدمات تحفظ ناموس رسالت ﷺ وتحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطافرمائے۔ اس عظیم سانحہ پر اللہ تعالیٰ تمام اہل سنت وجماعت کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطافرمائے۔ سب کو ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ہم سب اہل سنت وجماعت آج سے یہ عہد کرتے ہیں کہ آئندہ اپنے قائد محترم کے مشن کو جاری وساری رکھیں گے اور ان کے عظیم مشن پر چلتے ہوئے مقصد تک پہنچیں گے۔ ہمارے ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہوگا۔ فرانس اور تمام دشمنانِ اسلام (وہابیہ، تفضیلیہ، دیوبندیہ) قوتوں کو منہ توڑ جواب دوں گا اور حضور ﷺ کی عزت کیلئے اگر جان دینی پڑی یا لینی پڑی تو گریز نہیں کروں گا۔ ہم ناموسِ رسالت ﷺ پر پہرہ دیں گے اور جانیں بھی قربان کریں گے لیکن ناموس رسالت ﷺ پر ایک حرف بھی نہ آنے دیں گے۔

لبیک لبیک لبیک یارسول اللہ ﷺ تاجدار ختم نبوت ﷺ زندہ باد

حررہ

خادم القرآن والحدیث

فقیر سید احمد علی شاہ حنفی سیفی ترمذی رضوی

مہتمم جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی فقیر کالونی کراچی پاکستان

رکن سپریم کونسل جماعت اہلسنت پاکستان